اُمتِ محمدیہ کو جو بشارتیں دی گئی تھیں وہ پوری ہو گئیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸؍جنوری ۱۹۸۰ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

میں نے اس خطبہ کے لئے قرآن کریم کی چند آیات اور ان میں بیان شدہ سات ارشاداتِ باری تعالیٰ منتخب کئے تھے لیکن کوئی حکمت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں تھی کہ میں اپنی عینک گھر بھول آیا ہوں۔ اس لئے وہ مضمون تو میں اس وقت بیان نہیں کروں گا۔

اور بہت سی باتیں ہیں۔ جماعت احمدیہ کا جہاں تک اسلام سے تعلق ہے اس سلسلہ میں، ان میں سے بعض باتیں میں آپ دوستوں کے سامنے اس وقت بیان کروں گا۔

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ ہمارے ایمان کے مطابق جنہوں نے آپ کو پہچانا قرآن کریم کی پیشگوئیوں اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ارشادات تھے تفسیری۔ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کی تفسیر کرتے ہوئے اور بہت سی ایسی باتیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائیں لیکن وہ قرآن کریم کا حصہ نہیں بنائی گئیں ان کی روشنی میں جو خبریں دی گئی تھیں ان کے مطابق ایک شخص نے ہمارے ایمان کے مطابق یہ دعویٰ کیا کہ امت محمدیہ کو جو بشارتیں دی گئی تھیں وہ پوری ہو گئیں اور خدا نے مجھے مسیح اور مہدی بنا کر دنیا کی طرف بھیجا ہے کہ بنی نوع انسان کو وحدانیت باری تعالیٰ کی طرف میں بلاؤں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا جو ہے وہ ہر گھر پر لہرانے لگے۔ اسلام کو کامل غلبہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى

الدِّیۡنِ کُلِّہٖ (التوبۃ: ۳۳) کے مطابق حاصل ہو جائے۔

یہ دعویٰ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اور یہ دعویٰ ہے ہم احمدیوں کا جو آپ پر ایمان لائے کہ آپ کا یہ دعویٰ سچا ہے۔ اس لئے وہ تمام قربانیاں جو اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طلب کیں وہ ہمیں پیش کرنی چاہئیں اللہ تعالیٰ کے حضور ورنہ ہم اپنے ایمان میں جھوٹے ہوں گے خدا کی نگاہ میں بھی اور جب کبھی ہم تنہائی میں اپنے گھروں میں خاموشی کے اوقات میں ہم سوچیں گے اپنے نزدیک بھی ہم جھوٹے ہوں گے۔

قرآن کریم نے صرف ان لوگوں کا ذکر نہیں کیا جو سمجھتے نہیں اور ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے کُھل کے ان لوگوں کا ذکر بھی کیا ہے جو سمجھتے ہیں اور ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ اس گروہ میں پھر خود ہم بھی شامل ہو جائیں گے۔

اس وقت اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو منصوبہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے وہ زور اور طاقت کے ساتھ اور brute force (وحشیانہ قوت) کے ساتھ دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا نہیں بلکہ محبت اور پیار کے ساتھ اور اسلامی تعلیم کی حقانیت ثابت کر کے اور آسمانی نشانات اور معجزات کے ساتھ اور یہ ثابت کر کے آج کی دنیا کو۔ دنیا کے سامنے آج جو بڑا ہتھیار ہمیں دیا گیا ہے پیش کرنے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہم دنیا کو یہ بتائیں کہ تمہاری ہر ناکامی اور تمہاری ہر ذلت اور ہلاکت کی طرف تمہارا ہر قدم جو اٹھ رہا ہے اور گندگی کی گہرائیوں کی طرف ہر فٹ جو تم نیچے کی طرف جا رہے ہو یہ اس لئے جا رہے ہو کہ تمہارے عقائد اور تمہارے ازمز (Isms) اور تمہارے فلسفہ اور تمہارا اخلاقیات میں کمزوریاں ہیں اور اس کا نتیجہ تم بُھگت رہے ہو۔ اس کے مقابلہ میں، ہر چیز کے مقابلہ میں اسلام ایک بہتر چیز پیش کرتا ہے۔

یورپ اور امریکہ اور روس اور چائنہ اور دوسرے ممالک جو دنیوی لحاظ سے ترقی یافتہ ہیں انہیں خدا تعالیٰ نے ایک حد تک دنیوی عقل تو دی ہے، مفلوج ہیں۔ بعض باتوں کو وہ نہیں سمجھتے لیکن بہت سی باتوں کو وہ سمجھتے ہیں۔ بعض باتوں میں ان کی عقل ان کا ساتھ نہیں دیتی اور ناکامی کا منہ دیکھ رہے ہیں لیکن بعض باتوں میں ان کی عقل، عقل رسا ہے۔ چاند تک وہ پہنچ گئے۔

سورج کے گرد چاند سے بھی دور جو ستارے ہیں ان کی تصویریں انہوں نے یہاں زمین پر حاصل کر لیں لیکن ایک حصہ مفلوج بھی ہے اور کوئی مفلوج ہستی ترقی نہیں کیا کرتی حقیقی معنی میں۔ مثلاً پرندہ ہے اور وہ مثال اس لئے آ گئی کہ ہم بھی کبھی کبھی شکار کرتے ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے دو پر دیئے ہیں اڑنے کے لئے لیکن اگر شرّہ لگے اور صرف ایک پر اس کا ٹوٹ جائے اس کا سارا جسم صحیح سلامت اس کا دوسرا پر صحیح سلامت۔ اس کو انگریزی میں کہتے ہیں Winged یعنی اس کا ایک پر ٹوٹ گیا ہے اسی وقت وہ ہوا میں سے زمین پر گر جاتا ہے۔

تو یہ مفلوج ان کو کہہ لو۔ مفلوج ہیں، یہ Winged ہیں۔ یہ اپنے ہی شکار کر چکے ہیں۔ خود انہوں نے اپنا شکار کیا۔ اپنے ہتھیاروں سے اپنے لئے ہلاکت کے سامان پیدا کر لئے۔ ہم نے ان کے زخمی پَر پر مرہم لگانی ہے اور خدا نے وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اور اسلامی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اور اس پر عمل کرتے ہوئے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے ہوئے دنیا کے لئے ایک نمونہ اپنے نفسوں کو بنائیں گے تو ہم جو مرہم ان کے ٹوٹے ہوئے پر کو لگائیں گے اس پر کو جوڑ دے گی لیکن اگر ہم خود Winged ہو جائیں۔ اگر خود ہماری زندگی جو ہے وہ مفلوج ہو جائے۔ ایک حصہ میں ہم ترقی کرنے والے ہوں گے اور دوسرے حصہ میں ہم تنزل کی طرف جانے والے ہوں تو دوسروں کی ہم نے کیا فکر کرنی ہے ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیئے پھر۔

اس وقت ہماری زندگی کا جو یہ وقت ہے اس کی طرف میں اشارہ کرتا ہوں قریباً نوّے سال گزر گئے۔ ان نوّے سالوں میں بڑے بڑے انقلاب آئے۔ اور میں نے بہت سوچا اور جو سوچنے والے ہیں ان سے میری گفتگو ہوئی۔ ہمارے دماغوں میں بڑی وضاحت سے یہ بات آئی ہے کہ ہر انقلاب جو اس نوّے سال میں نوع انسانی کی زندگی میں پیدا ہوا ہے وہ غلبہ اسلام کے حق میں پیدا ہوا ہے۔ بعض ایسے انقلاب ہیں مثلاً جو اسلام سے بظاہر دور لے جانے والے ہیں مثلاً وہ علاقے جو پہلے ایک دھندلا سا تصور اللہ تعالیٰ کا رکھتے تھے اب وہ دہریہ ہو گئے اور انہوں نے دعویٰ کر دیا کہ ہم زمین سے خدا کے نام، آسمانوں سے خدا کے وجود کو مٹائیں گے۔ وہ انقلاب جو ہے وہ بھی اسلام کے حق میں ہوا ہے۔ اس لئے کہ جو تختی تھی اس کے اوپر جو غلط

باتیں لکھی ہوئیں تھیں انہوں نے آ کر صاف کر دیا۔ اب ہمارا جو کام تھا وہ آسان ہو گیا۔

جو دنیا میں بہت سے اتحاد ہوئے قوموں کے درمیان ملکوں کے درمیان ان پر غور کیا جب ہم نے، تو ہمیں پتہ لگا کہ یہ بھی ہمارے حق میں ہے اس لحاظ سے کہ جن مختلف برائیوں میں وہ پھنسے ہوئے تھے، ان کا مجموعہ اتنا بڑا تھا کہ جو ہماری ذمہ داری تھی ان کو پاک اور مطہر کرنے کی یعنی ان راہوں کو دکھانے کی جن پر چل کے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی بن جائیں اتنا بڑا کام تھا کہ انسان کی روح کانپ جاتی ہے سوچ کے، یہ ذمہ داری ہم پر لگائی۔ جب انہوں نے اتحاد کیا تو اتحاد کے نتیجہ میں ہر قوم نے، ہر ملک نے اپنی برائیوں میں سے بعض چھوڑ دیں اتحاد کی خاطر۔ تو اس حد تک ہمارا کام ہو گیا نا۔ جو ہم نے کام کرنا تھا اس کی بجائے انہوں نے خود کر دیا حالات نے ان کو مجبور کیا کہ ان برائیوں کو اس حد تک تم چھوڑ دو۔

خدا تعالیٰ کی تقدیر، ہر تبدیلی انسانی زندگی میں، ہر انقلاب جو چھوٹا ہے یا بڑا انسانی زندگی میں وہ نوعِ انسانی کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی تدبیر یہ ہے کہ اس نے مہدی معہود علیہ السلام کو مبعوث کر دیا اور ایک جماعت کو قائم کیا جن میں اچھے بھی ہیں جن میں درمیانے درجے کے بھی ہیں سست بھی ہیں لیکن جن میں ابھی تک خدا کے فضل سے یہ احساس زندہ ہے کہ اجتماعی زندگی کی کمزوریوں کو ہم نے ایک دوسرے سے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى (المائدۃ:۳) کے ماتحت تعاون کرتے ہوئے دور کرنا اور ایسا بن جانا ہے کہ جس کے نتیجہ میں ہمارا عمل غیروں کے لئے ایک اسوہ بنے اور ایک نمونہ بنے۔ اور ہماری فراست جو ہے اللہ تعالیٰ ایسا فضل کرے کہ وہ جہاں اندھیرے ہیں ان کو دور کرنے والی ہو۔ خدا تعالیٰ جو اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور:۳۶) نور ہی نور ہے سارے جہانوں کے لئے اور ہماری زندگیوں کے لئے بھی اس سے ہم نور کی شمع حاصل کریں اور اندھیروں کو دور کرنے والے بنیں۔

بڑی ذمہ داری ہے آپ پر، آپ میں سے ہر ایک پر، مرد پر بھی، عورت پر بھی آپ کی نسلوں پر بھی، آئندہ آنے والی جو نسلیں ہیں ان پہ بھی ہے یہ ذمہ داری اور قیامت تک کے لئے ذمہ داری ہے کیونکہ کہا یہ گیا ہے کہ اسلام غالب رہے گا اس دنیا میں اور نوعِ انسانی کی بھاری

اکثریت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع رہے گی اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے سایہ میں اس کے پیار کو حاصل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے والی ہوگی قیامت تک اور پھر ان میں ایک بگاڑ پیدا ہوگا اور پھر ہمارے آدم کی نسل پر قیامت آجائے گی۔

شاید نسلوں کا کوئی فرق ہے لیکن جو ہم نے پچھلی تاریخ پر غور کیا تو تیس نسلیں کم از کم ہم نے سنبھالنی ہیں۔ تین ان میں سے گزر چکیں اور ستائیس نسلیں سنبھالنی ہیں۔ ہمیں اپنی فکر نہیں، ہمیں اپنی نسلوں کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔ اپنی فکر بھی کرنی چاہیئے مگر صرف اپنی فکر نہیں۔ اپنی نسلوں کی بھی فکر کرنی چاہیئے اور خدا تعالیٰ نے کہیں یہ نہیں لکھا کہ کوئی خاص قوم، کوئی خاص فرد ایسا ہے جس نے اجارہ داری لی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت اور پیار کی۔ خدا تعالیٰ نے تو یہ کہا کہ تم تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو گے میرے پیار کو حاصل کرو گے۔ تقویٰ کی راہوں کو چھوڑ دو گے۔ پیار کو حاصل نہیں کرو گے۔ بڑے بڑے آسمانوں تک پہنچتے ہوئے ہمارے بزرگ۔ خدا تعالیٰ کے پیارے اور محبوب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں، اپنے اپنے دائرہ میں کمال کو پہنچتے ہوئے اور ان کی نسلیں جو ہیں وہ اسلام کو چھوڑنے والی ہمیں نظر آتی ہیں۔ ان میں سے ایسے افراد ساری نسل نہیں میری مراد، ایسے افراد ہو گئے جنہوں نے اسلام کو چھوڑ کے دوسرے مذہب کو اختیار کر لیا۔

یہ ذمہ داریاں معمولی نہیں۔ یہ ذمہ داریاں غیر اہم نہیں۔ یہ ذمہ داریاں ایسی نہیں جن کو نظر انداز کر کے ہم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں پیار حاصل کر سکیں۔ ان ذمہ واریوں کو نباہنے کی کوشش کریں گے اگر آپ خلوصِ نیت کے ساتھ، ایثار کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کی کوشش کے نتیجہ میں تو آپ نباہ لیں گے یہ ذمہ داریاں۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر لیں گے۔ اگر نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ کا وعدہ تو پورا ہوگا۔ خدا نے کہا اس زمانہ میں اسلام غالب آئے گا۔ کچھ اور لوگ اٹھیں گے افریقہ میں ہوں گے شاید، پھر خدا نہ کرے کہ ایسا ہو یورپ میں ہوں گے شاید عربی زبان بولنے والے علاقوں میں ہوں گے شاید جزائر میں رہنے والے ہوں گے شاید مگر وہ نہیں ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی تعلیم کو دھتکار کے نفس کی خواہشات کے پیچھے پڑنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ

ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

میں نمازیں جمع کراؤں گا۔ عصر کی نماز دو رکعت پڑھوں گا جو مقامی ہیں وہ دو رکعتیں اور پڑھ کے چار پوری کریں۔ جو میری طرح مسافر ہیں باہر سے اور بھی کئی مجھے نظر آ رہے ہیں وہ دو رکعتیں پڑھیں۔

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)